Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | ہفتہ ۳۰۔ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۱۳۔وفا ۱۳۷۰ہش، ۱۳۔جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۵

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے

خاص دُعا کی تحریک

ربوہ: ۱۱ر جولائی۔ محترم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ احباب کو علم ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ستمبر ۱۹۹۰ء میں دل کی تکلیف ہوئی تھی۔

اَب حضرت بیگم صاحبہ کے تفصیلی معائنہ قلب جو امریکہ میں ہوا ہے، سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ آپ کو دل کی خون کی نالیاں کھولنے کے لئے جدید طریقِ علاج یعنی اینجیو پلاسٹی (ANGIO PLASTY) کی ضرورت ہے جو مورخہ ۱۱ر جولائی ۹۱ء کو کلیو لینڈ امریکہ میں متوقع ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو ذیابیطس کا مرض بھی ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور بعد میں ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔

سانحہ مانسہرہ کی آخری لاش بھی دستیاب ہوگئی

مانسہرہ کے احمدیوں کے ساتھ ویگن کے نہر میں ڈوبنے کا جو حادثہ پیش آیا تھا اس میں آخری لاش بھی ۱۰۔ جولائی ۱۹۹۱ء کو مل گئی ہے۔ یہ لاش مکرم محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور جی ٹی ایس کی ہے۔ نعش ربوہ لائی گئی۔ جہاں عام قبرستان ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ دارالضیافت میں رات بارہ بجے ہوئی۔ جس کے بعد رات ایک بجے تدفین عمل میں آئی۔ ان کی لاش جائے حادثہ سے تین میل دور دستیاب ہوئی۔

اس حادثہ کے بعد جماعت جہلم شہر ضلع گجرات اور خصوصاً شوگر مل منڈی

باقی صہ ۸ پر

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"(میں) بتاتا ہوں کہ متقی کون ہوتے ہیں؟

درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرب بارگاہِ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ وہ ولایت اور قربِ الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگا دی ہے۔

پھر ایک اور شرط لگاتا ہے یا یہ کہو، متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے۔ (۔) خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ان کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیّت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولایت کا ویسے بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیّت اور نصرتِ الٰہی کا اس پر بند ہوا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کے لئے ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷۹)

خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور محبت کی خاطر مصائب برداشت کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے پیار کرتا ہے میں اس کی آزمائش کرتا ہوں۔ اور اس کو مصیبتوں میں ڈالتا ہوں۔ اگر میرے ساتھ پیار سچا ہو تو اس ابتلاء اور امتحان کے اوقات میں میری محبت کے اظہار میں نہ سستی پیدا ہوتی ہے اور نہ میرے ساتھ عشق کے تعلق میں کمزوری اور ضعف پیدا ہوتا ہے بلکہ جوں جوں مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے اور پیسا جاتا ہے اسی نسبت سے اس کا پیار زیادہ ابھرتا ہے اور وہ ایسے اعمال بجا لاتا ہے جن کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت جو وہ خدا سے حاصل کرتا ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے جلوے زیادہ حسین اور اس کا عرفان (بندہ کے دل میں) نسبتاً بہت زیادہ عظمتوں والا بن جاتا ہے۔ کلیتہً (اور کامل طور پر) تو حُسن اور احسان کا مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مگر اس کی صفات کے جلوے اپنے بندوں کے ساتھ ان کے پیار اور ان کے اعمال کے مطابق ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر شخص پر خدا تعالیٰ کے پیار کا جلوہ ایک جیسا نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص پر اس کی محبت اور اس کی قربانی اور ایثار اور اس کے صبر اور دوسری وہ چیزیں جن سے اللہ پیار کرتا ہے ان کے مطابق ہوتا ہے اور اس کی استعداد کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ ایک دوسرا رنگ ہے کسی کی استعداد تھوڑی ہے کسی کی زیادہ ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے جو اس کے حسن اور احسان کے جلوے جو اس کے پیار اور رضا کے جلوے اسی کے مطابق نسبتاً کم یا زیادہ صورت میں اس پر ظاہر ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس صبر کرنے والے سے پیار کرتا ہوں جسے میری راہ میں دُکھ دیا جاتا ہے۔ اس میں نہ کمزوری واقع ہوتی ہے نہ ضعف واقع ہوتا ہے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بشاشت کے ساتھ اور پہلے سے بھی زیادہ ذوق اور شوق کے ساتھ (جیسا کہ میں نے بتایا رمضان کی عبادتوں میں یہ انسان کی حالتِ روحانی ہو جاتی ہے) میرا بندہ میری طرف بڑھتا ہے اور جتنی تیزی سے وہ میری طرف بڑھتا ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ میں اس کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہوں۔ یہ اس کی جزا ملتی ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳ وفا ۱۳۷۰ ہش ۱۳ جولائی ۱۹۹۱ء

دُنیا جہان کی باتیں

روزمرہ کے معمول کے مطابق دوستوں کا حلقہ موجود ہے۔ چائے پانی کا دور چل رہا ہے۔ اس کے ساتھ دوستوں کے جمع کا اکٹھے ہونے کا مقصد بھی پورا ہو رہا ہے۔ یہ مقصد ہے باتیں کرنا۔ دنیا جہان کے حالات پر تبصرہ کرنا۔ ایک دوست ایک موضوع چھیڑتا ہے۔ دوسرا اس پر اپنی سوچ کے مطابق تبصرہ کرتا ہے۔ اب موضوع کے دو پہلو ہو گئے۔ تیسرا اور چوتھا یا جسقدر بھی دوست جمع ہیں اب موضوع کی حمایت یا مخالفت میں اپنے اپنے دلائل دیتے ہیں۔ اور عصر یا مغرب کے بعد شروع ہونے والی یہ مجالس اکثر بعد از عشاء تک جاری رہتی ہیں۔ موضوعات بحث میں بھی بڑی وسعت ہوتی ہے۔ بش، گورباچوف، صدام حسین کے عالمی رجحانات سے کم پر کیا گفتگو کرنی ہے اور اگر اس سے بھی کم پر اتر آئے تو ملک کے چوٹی کے سیاسی رہنماؤں کی پس پردہ داستانیں اور مستقبل میں ہونے والے واقعات کا گویا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا جاتا ہے۔

تین سے چار گھنٹے تک جاری رہنے والی اس قسم کی گفتگو میں حصہ لینے والے سرِشام گھر سے نکل پڑتے ہیں۔ گھر والی منہ تکتی ہے کہ شاید آج میاں صاحب چند منٹ بچوں میں بھی گذار لیں۔ ماں بہنیں دیکھتی ہیں کہ ہمارا بیٹا اور ہمارا بھائی کبھی ہمارے ساتھ بھی ہنس بول لے۔ محلے کے خدام و انصار کے عہدہ دار پاس سے گذرتے ہیں تو سوچتے ہیں کاش یہ دوست ہمارے کام میں کچھ ہاتھ ہی بٹا دیتے کوئی صاحبِ علم دیکھتا ہے تو سوچتا ہے کہ یہ وقت اگر ان میں سے کوئی مطالعہ میں گذارتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ کوئی عابد ان پر نظر ڈالتا ہے تو سوچتا ہے کہ فارغ وقت کا بہترین مصرف تو عبادت اور یادِ الٰہی اور نوافل کی ادائیگی ہے۔

سرِشام محفلیں جما کر بیٹھنے والے یہ لوگ خدانخواستہ کوئی آوارہ منش یا بے کار یا جاہل نہیں ہوتے۔ اگرچہ یہ احمدی ایمان سے پُر ہیں، حضرت امام جماعت احمدیہ کے بھی فدائی ہیں۔ نظریاتی اعتبار سے بھی کج رو نہیں۔ کاملاً تارک الصلوٰۃ بھی نہیں ہیں حتی المقدور چندے بھی دیتے ہیں۔ دوست احباب سے بھی عموماً اچھا سلوک کرنے والے ہوتے ہیں یعنی عملاً ایک اچھے آدمی کا نقشہ رکھتے ہیں لیکن ان کے خیال میں احمدیت کا ذمہ دار اگر کوئی ہے تو امام جماعت ہے شہر کی ذمہ داری ہے تو ناظروں اور امراء کے سر ہے۔ محلے میں کچھ کرنا ہے تو صدران محلہ، قائدین، زعماء کس کام کیلئے ہیں جب سب کچھ ٹھیک جا رہا ہے تو حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ ہی سب سے بہتر مصرف وقت گذاری کا ہے

ایسے دوستوں کیلئے دردمندی اور محبت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ایک انتہائی بزرگ اور مقدس خاتون حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ آپ سے راضی رہے) کی تحریر کا ایک حصہ پیش ہے۔ فرماتی ہیں۔ "آپ میں سے ہر ایک یہ جان لے اور ایسا ہی سمجھنے کا عزم کر لے کہ بیعت اور احمدیت کے حلقہ میں آجانے کے بعد اطاعت (امامت) کا محض فرضی جواء اٹھا کر آپ ہرگز فارغ نہیں ہو سکتے اس جوئے کو اگر آپ نے اٹھایا ہے تو اُٹھانے کی طرح اٹھائیے اور سمجھ لیجئے کہ بس آج سے احکامِ (امامت) سے وابستہ رہتے ہوئے تنظیم کامل کے ساتھ ہر ایک فرد سمجھے کہ یہ بوجھ گویا میں نے ہی اٹھانا ہے۔ دوسروں کا منہ مت دیکھیئے، اردگرد مت تاکیئے۔ کام کرنیوالوں میں جو آپ سے پیش پیش ہیں نقائص مت ڈھونڈیئے۔ خود اپنی گٹھڑی اٹھا کر آگے بڑھیئے۔ اتنا درد دین کیلئے آپکے قلوب میں پیدا ہو جائے کہ یہ سارا غم دین اور دکھ گویا آپ کا ہی حصہ ہے اور سمجھیں کہ ؏

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء)

رندوں کو پلاؤ کہ وُہ اسرار بتائیں
اذہان سے تقدیر کے پردوں کو اُٹھائیں
وہ بات کہیں ہوش میں جو کہہ نہیں سکتے
وہ کام کریں دُور سبھی کی ہوں بلائیں

ابوالاقبال

○

جنّتِ قلب و نظر حُسنِ بُتاں تک دیکھوں
اُن کا جلوہ ہی نظر آئے جہاں تک دیکھوں

وُہ رگِ جاں سے بھی نزدیک ہے از رُوئے یقیں
کاش توفیق ملے میں رگِ جاں تک دیکھوں

ذوقِ نظارہ کو بیدار تو کر لوُں پہلے
یہ جہاں چیز ہے کیا باغِ جناں تک دیکھوں

تیرے جلووں کو نگاہوں میں سمولوُں اتنا
حُسن ہی حُسن نظر آئے جہاں تک دیکھوں

بات کرنے کو ترستا ہے میرا ذوقِ کلام
تُو ہی بتلا تری تصویر کہاں تک دیکھوں

ماسوا کو جو نہ دیکھوں تو یہ ہے امرِ محال
ہاں ترا اِذن جہاں تک ہے وہاں تک دیکھوں

ہر نظر حسرت و اندوہ کا پیکر ہے سلیم
اتنے دلدوز مناظر ہیں کہاں تک دیکھوں

سلیم شاہجہانپوری

تعلیم القرآن

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالےٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآنِ کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا؟"

نیز فرمایا:۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآنِ کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں تمام احمدی والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اس بنیادی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

(لوگوں کے فتنہ کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھ لیا) سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء اور عذاب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ مگر لوگ اپنی نادانی سے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو وہ اپنی تباہی کا موجب سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ انکی ترقی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ ابتلاء اور عذاب میں فرق یہ ہے کہ

(۱) عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے مگر ابتلاء کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا۔ تکلیفیں تو دونوں طرح ہی آتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دیکھ لو۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ آپؐ دشمن کے نرغے میں اکیلے پھنس گئے مگر پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بچا لیا مگر ابوجہل ایک ہی دفعہ فوجوں سمیت پکڑا گیا اور ہلاک ہو گیا۔

(۲) عذاب کے نتیجہ میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے اور ابتلاء میں نفع کی زیادتی ہوتی ہے۔ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہوتی ہے جیسے ربڑ کے گیند کو جتنے زور سے پھینکا جائے وہ اتنا ہی اچھلتا ہے۔ مگر عذاب میں گر کر انسان اوپر نہیں اٹھ سکتا۔

(۳) عذاب جس انسان پر نازل کیا جاتا ہے اسکے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مگر جس پر ابتلاء نازل ہوتا ہے اس کے دل میں اطمینان اور تسلی ہوتی ہے۔ جب عذاب نازل ہوتا ہے تو مغضوب کہتا ہے۔ ہائے میں ہلاک ہو گیا۔ یا اگر وہ اس سے گھبراتا نہیں تو اسکے دل میں کبر اور خود پسندی کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کون ہلاک کر سکتا ہے؟ لیکن جب ابتلاء آتا ہے تو انسان کہتا ہے کوئی پرواہ نہیں میں کمزور اور بے بس ہوں لیکن میرا بچانے والا طاقتور ہے اور وہ خدا تعالیٰ پر یقین میں اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر اس کی حسن ظنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۴) عذاب کے دور کرنے کی انسان جب کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا ہے۔ مگر جس پر ابتلاء آتا ہے اس کا فہم رسا ہو جاتا ہے اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو۔ کفار آپؐ کا کھوج لگاتے لگاتے غار ثور تک پہنچ گئے اور وہاں جا کر کھوجی نے کہہ دیا کہ یا تو وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور یا یہیں ہے۔ ان میں کھوجی کی بات کا بڑا لحاظ کیا جاتا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان اسوقت سخت خطرے میں تھی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی بلکہ آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی تسلی دینی شروع کر دی اور فرمایا کہ... غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپؐ سوئے ہوئے تھے کہ ایک کافر نے آپکی تلوار اٹھالی اور آپؐ کو قتل کرنا چاہا۔ لیکن آپؐ ذرا بھی نہ گھبرائے اور اسکے اس سوال پر کہ اب آپ کو کون بچا سکتا ہے آپؐ نے نہایت تسلی سے جواب دیا کہ 'اللہ'، اس غیر معمولی حالت اطمینان کو دیکھ کر اس کافر پر اس قدر دہشت طاری ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔

(۵) پانچواں فرق یہ ہے کہ ابتلاء میں انسان کو احساس بلاء نہیں ہوتا۔ جب ابتلاء آتا ہے تو انسان ان تکالیف کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور ان میں لذت محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ اسکے دل میں یقین ہوتا ہے کہ میں ادنیٰ چیز کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں مثلاً اسکا مال جاتا ہے تو کہتا ہے کہ خدا کے لئے ہی گیا ہے۔ اسلئے کیا پرواہ ہے۔ یا اگر اسکا بیٹا مر جاتا ہے تو کہتا ہے خدا نے ہی دیا تھا اگر اس نے واپس لے لیا ہے تو کیا غم ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کا ہی واقعہ ہے مبارک احمد سے آپکو بڑی محبت تھی اور اسکی بیماری میں آپ نے بڑی تیمارداری کی۔ اس سے حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) تک کو بھی یہ خیال تھا کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بڑا صدمہ ہو گا۔ آخری وقت حضرت امام جماعت الاول اسکی نبض دیکھ رہے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو انہوں نے کہا کہ مشک لائیں اور چونکہ اس کی نبض بند ہو رہی تھی۔ آپ پر اس خیال کا کہ اسکی وفات سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بہت صدمہ ہو گا اس قدر اثر ہوا کہ آپ کھڑے کھڑے زمین پر گر گئے مگر جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو معلوم ہوا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے تو اسی وقت نہایت صبر کے ساتھ دوستوں کو خط لکھنے لگ گئے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔ مگر اس امر پر گھبرانا نہیں چاہیئے یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مشیت تھی جس پر ہمیں صبر کرنا چاہیئے۔ اور پھر باہر آ کر مسکرا مسکرا کر تقریر کرنے لگ گئے کہ مبارک احمد کے متعلق خدا تعالیٰ کا (خدا تعالیٰ نے جو بتایا تھا) پورا ہو گیا۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر بھی ہے۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

غرض ابتلاء میں دکھ کا اثر قلب پر ہمت شکن نہیں ہوتا کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ میں ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کر رہا ہوں بعض اوقات سخت عذاب میں بھی احساس تکلیف مٹ جاتا ہے۔ مگر یہ اختلال حواس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت امام جماعت الاول نے ایک عورت دکھائی اور اس سے پوچھا تمہارے فلاں رشتہ دار کا کیا حال ہے؟ اسنے ہنس کر بتایا کہ وہ تو مر گیا ہے۔ اسی طرح ایک دو اور رشتہ داروں کے متعلق پوچھا اور وہ ہنس ہنس کر بتاتی رہی۔ اب وہ معرفت کے لحاظ سے اسطرح نہیں کرتی تھی۔ بلکہ اسکو بیماری تھی اور اس میں غم محسوس کرنے کی حس ہی باقی نہیں رہی تھی۔

(۶) چھٹا فرق یہ ہے کہ عذاب میں روحانیت کم ہو جاتی ہے۔ مگر ابتلاء میں زیادہ ہو جاتی ہے کیونکہ عذاب میں خدا تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے مگر ابتلاء میں خدا تعالیٰ کی طرف اور زیادہ توجہ ہو جاتی ہے۔

ابتلاء اور عذاب میں یہ چھ موٹے موٹے فرق ہیں جن کو یاد رکھنا چاہیئے۔

فرمایا تم اس دن کو یاد کرو جس دن صور پھونکا جائے گا اور آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے ڈر جائے گا۔ بگل چونکہ فوجوں کو جمع کرنے کے لئے بجایا جاتا ہے۔ اس لئے یہاں تمثیلی طور پر بگل کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ وہ دن قریب ہے جب تمام قوموں کو ایک دوسرے کے مقابل پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی رہتے ہیں سب گھبرا اٹھیں گے۔

اس آیت میں ہوائی جہازوں اور ایٹم بموں کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ ہوائی جہاز آسمان میں اڑتے ہیں اور ایٹم بم زمین میں پھٹ کر زمین میں رہنے والوں کو تباہ کر دیتا ہے اور پھر آتشیں مادے کو آسمان کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

(سوائے اس کے جسے خدا چاہے) میں بتایا کہ باوجود اس کے کہ یہ تباہی عام ہو گی پھر بھی خدا تعالیٰ کے حضور دعا کا رستہ کھلا رہے گا اور جو خدا تعالیٰ کو خوش کر سکے گا وہ اس تباہی سے محفوظ رہے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سائنس دانوں نے اپنی کوششوں اور تدبیروں کے ساتھ موت کے ذریعہ کو معلوم کر لیا ہے مگر اسلام کو قائم کرنے والا وہ خدا ہے جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے اور حیات بھی۔ وہ موت کے ذریعہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا پر حاکم ہو گئے ہیں حالانکہ اصل حاکم وہ ہے جس کے قبضہ میں موت اور حیات دونوں ہیں۔ اور اس نے بتایا ہے کہ اگر لوگ دعاؤں سے کام لیتے رہیں گے تو وہ اس تباہی سے بچاؤ کا کوئی نہ کوئی سامان پیدا فرما دے گا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایٹم بم بظاہر قیامت کا ایک نشان نظر آتا ہے۔ مگر قیامت خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی ہے۔ اس نے یہ قیامت نہ روس کے ہاتھ میں رکھی ہے نہ امریکہ کے ہاتھ میں چند سال ہوئے روس کا ایک سائنس دان جو ایٹم بم سے تعلق رکھنے والی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا انچارج تھا۔ مجھے ملا۔ میں نے اسے کہا کہ تم تو کہتے ہو کہ ہم پبلک کو فائدہ پہنچانے کے لئے کام کرتے ہیں۔ مگر تم نے جو ایٹم بم بنایا ہے اس کا کیا فائدہ ہے؟ اگر تم ایٹم بم گرا دو تو امریکہ تباہ ہو جائے گا۔ مگر امریکہ یا روس کی تباہی سے پبلک کو کیا فائدہ تمہیں تو پبلک کا فائدہ سوچنا چاہیئے اور ایٹم بم کا کوئی توڑ پیش کرنا چاہیئے۔ تا دنیا اس سے محفوظ رہ سکے وہ کہنے لگا۔ اس کا کوئی توڑ نہیں نکلا اور نہ ہمارے ذہن میں اس کا کوئی توڑ آتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کا توڑ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے اور جب وہ لوگوں کو بچانا چاہے گا تو وہ اس کا کوئی نہ کوئی توڑ پیدا کر دے گا۔ بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بتایا) ان میں ایک جگہ کچھ ہندسے درج ہیں (تذکرہ ص ۲۱۲) اور ساتھ ہی ایک نقشہ دیا گیا ہے۔ بعض احمدی سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس میں جو خول بنے ہوئے ہیں یہ بالکل وہی ہیں جو ہائیڈروجن بم میں استعمال ہوتے ہیں حالانکہ وہ نقشہ آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے کا ہے۔ جب حضرت (بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون یسین

فرعون رعمسیس ثانی

کہتے ہیں کہ فرعونوں کی فہرست میں ایک نام جو مصر کی یادگاروں کے ذریعے زیادہ یاد رکھا گیا ہے وہ ہے رعمسیس اعظم کا نام اپر اور لوئر مصر کا تاج ۱۲۷۹ سنہ قبل مسیح بنتے ہوئے شاہ شاہان نے جسے رعمسیس ثانی کہتے ہیں ساٹھ سال تک حکومت کی اسکے ہاں متعدد بیویوں سے ۹۰ بچے پیدا ہوئے۔ اور اس نے اپنی مملکت کو ترقی اور امن کی فضا مہیا کی۔ باقی سب فرعونوں سے بڑھ کر اس نے تعمیر کا کام کروایا۔ اور سب سے زیادہ پتھروں کی تختیوں پر اپنا نام لکھوایا۔ اس فرعون کا ذکر یہودیوں کے اخراج کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ اب جب کہ نہایت محنت اور تن دہی کے ساتھ کھدائی کرنے والے اس پر تحقیقات کر رہے ہیں تو انہیں یہ بات نظر آتی ہے کہ وہ صرف ایک رومانٹک بادشاہ ہی نہیں تھا بلکہ اسکے علاوہ بھی وہ بہت کچھ تھا۔ مصر سے جو کھدائی ہوئی ہے اسکے متعلق ماہرین کا کہنا ہے کہ رعمسیس ثانی کے متعلق جو معلومات ملی ہیں۔ وہ سب سے زیادہ ہیں۔ تین ہزار سال سے رعمسیس کا بدن (ممی) مصر کے ایک ایسے عجائب گھر میں پڑا ہے جس پر کوئی خاص نشان نہیں لگائے گئے۔ یونیورسٹی آف مشی گان کے پروفیسر جین ہیرس نے ایک ٹیم کی معیت میں اس بدن کا ایکسرے کیا جسکے بعد اسے حفاظت کے پیش نظر ایک بند بکس میں رکھ دیا گیا ہے۔ ہیرس جس نے اس کا ایکسرے کیا تھا وہ کہتا ہے کہ رعمسیس ثانی کا قد ۵ فٹ ۸ انچ کے قریب تھا اور یہ دوسرے فرعونوں سے کسی قدر طویل تر تھا اسکے جبڑوں کی ہڈیاں بڑی مضبوط تھیں۔ ناک طوطے کی طرح اور چہرہ لمبوترا اور باریک اگرچہ یہ کوائف ایسے ہیں جو پہلے فرعونوں کے ساتھ نہیں ملتے۔ لیکن اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ زیادہ تر مشرقی میڈیٹرینین لوگوں کے ساتھ ملتا تھا اور یہ بات کوئی ایسی عجیب بھی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نیل کے منبع سے آیا تھا۔ جہاں پر مشرق کے لوگوں نے حملہ بھی کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ جب رعمسیس ثانی ۸ برس کا تھا تو اس کا باپ جس کا نام سیتی تھا تخت پر بیٹھا تھا۔ سیتی نے اپنے بیٹے کو آغاز ہی سے جنگ کی رومانوی کیفیت سے آگاہ کر دیا۔ بلکہ پروفیسر گو نے تو کہتا ہے میں تو یہ بات تصور میں لاتا ہوں کہ وہ بچے کو یہ بھی سکھاتا تھا کہ کس طرح حملہ کیا جانا چاہیئے سیتی نے اپنے بیٹے میں اپنی دو خصوصیات پیدا کرنے کی کوشش کی ایک تو یہ کہ وہ ہیتیوں سے وہ زمین واپس لینے کی کوشش کرے جو شمال مشرق میں انہوں نے اس سے چھین لی تھی۔ اور بہت بڑی بڑی یادگار عمارتیں تعمیر کرے تاکہ وہ بھی خاندان کے پرانے بادشاہوں کی طرح نظر آئے۔

دونوں نے اس بات کا عہد کیا بلکہ قسم کھائی کہ وہ کادیش کا شہر جو آجکل شام میں ہے واپس لیں گے۔ کیونکہ اسی کے ذریعے مشرق کے ساتھ تجارت کو محفوظ رکھا جاتا تھا۔ دونوں نے مل کر یہ شہر واپس لے بھی لیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہیتیوں نے ان سے یہ شہر دوبارہ چھین لیا اسکی ایک یادگار پر لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ لڑائی کا آغاز کرنے سے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ وہ جس شہر پر حملہ کیا جائے۔ اسمیں داخل ہونے کو بہت پسند کرتے ہیں اور جب وہ بہتا ہوا خون دیکھتے ہیں۔ تو انہیں ایک خاص قسم کا اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ وہ لوگ جوان سے مخالفت پر آمادہ ہوتے ہیں ان کے سر قلم کر دئے جاتے ہیں اور بادشاہ سلامت خود ایک ہی وار سے سر کو الگ کر دیتے ہیں اور ایسے لوگوں کی اطلاع ہونے کے بعد ان کا کوئی وارث زندہ نہیں چھوڑا جاتا۔ اور اگر کوئی بچ بچا کر بھاگ نکلے تو اسے واپس لاکر مصر کے قید خانے میں بند کر دیا جاتا ہے لیکن سیتی کا یہ خیال تھا کہ اس کا بیٹا رعمسیس صرف ہلاکت کا باعث نہ ہو بلکہ چیزوں کو پیدا بھی کرے۔ اس نے اپنے بیٹے کے لئے بہت سی بیویوں کا انتخاب کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ رعمسیس سے یہ کہہ رہا ہے کہ اب تم بچے پیدا کرنے شروع کر دو۔ رعمسیس نے بھی اس سلسلہ میں کوئی وقت ضائع نہیں کیا اسکی پہلی بیوی نے جسکا نام نیفل تاری بتایا جاتا ہے۔ جلد ہی ایک ایک بیٹے کو جنم دیا۔ اسکی بیوی جو پہلی سے بعد لسے زیادہ محبوب تھی۔ جس کا نام استنوفرٹ (ISTNOFRET) تھا۔ نے بھی ایک بچے کو جنم دیا۔ دس سال کے اندر اندر اسکی ہر بیوی نے کم از کم پانچ لڑکوں کو اور کئی لڑکیوں کو جنم دیا تھا۔ اسی کی باقی بیویوں نے بھی پانچ پانچ دس دس بچوں کو جنم دیا۔ جب سیتی پچاس سال کی عمر میں جان بحق ہوا تو رعمسیس ابھی صرف بیس سال کا تھا۔ اور اسی عمر میں وہ تخت پر بیٹھا۔ نئے بادشاہ نے تخت نشین ہوتے ہی تعمیرات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلے تو اس نے ایبی ڈوس (ABYDOS) کے مقام پر اپنا مندر مکمل کیا پھر اس نے نیل کے دہانے پر جہاں پہلے اسکی فیملی رہا کرتی تھی۔ ایک بہت بڑا شہر آباد کیا جسکا نام اس نے پی رعمسیس رکھا جسکا مطلب تھا رعمسیس کا گھر۔ اسکے بعد اس نے مزید کئی عمارتیں تعمیر کیں۔ وہ زیادہ صفائی پسند تو نہیں تھا۔ لیکن یہ اس کی خواہش ضرور تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ عمارتیں تعمیر کروائے۔ جب اسے بادشاہت کرتے سال ہوا تو اس نے پھر فیصلہ کیا کہ وہ کادیش کا شہر واپس لے لے۔ وہ اس غرض کے لئے ۲۰ بیس ہزار فوجیوں کے ساتھ شام میں داخل ہوا۔ اگر یہ جنگ رعمسیس ہار جاتا تو اس کا نام و نشان ختم کر دیا گیا ہوتا۔ کوئی شخص آج اس کا نام تک نہ جانتا لیکن جنگ تو تقریباً اس نے ہار ہی دی تھی۔ کیونکہ اس کا مقابلہ چالیس ہزار فوجیوں سے کیا گیا۔ لیکن ہیتیوں کے پاس ایسے لوگ موجود نہیں تھے جو جاسوسی کر سکتے اور اسلئے وہ جیت نہ سکے۔ کہتے ہیں کہ ایک وقت میں رعمسیس کے ساتھی بھاگ گئے تو رعمسیس خود حملہ کر کے چڑھ دوڑا۔ اس نے کہا کہ میں عقاب کی طرح ان پر جھپٹا ماروں گا اور لوگوں کو تہ تیغ کرتا چلا جاؤں گا۔ اور ہوا بھی ایسا ہی کہ اسکی اس جرأت کے باعث لوگ واپس بھی آ گئے۔ اور وہ جیت بھی گیا۔ کہتے ہیں کہ جب اس نے اپنا شہر پی رعمسیس تعمیر کرنا شروع کیا تو یہودیوں کو محنت مزدوری پر لگایا گیا۔ رعمسیس ثانی کی پہلی بیوی خوبصورت تھی۔ اور دوسری ذہین۔ چنانچہ دوسری بیوی کے بیٹے ہی باپ کے بڑھاپے میں اس کا ہاتھ بٹاتے رہے اور اگرچہ اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہی اسکے جانشین ہوں گے لیکن وہ اور ان کے ساتھ دس اور لڑکے اسکی زندگی ہی میں وفات پا گئے۔ آخر کار اسکی دوسری بیوی کا ایک خاص چھوٹا بیٹا باپ کا جانشین بنا کہتے ہیں کہ رعمسیس ثانی کسی بیماری سے نہیں بلکہ بڑھاپے کیوجہ سے جان بحق ہوا تھا۔ اگرچہ اسے بعض بیماریاں لاحق تھیں۔ مثلاً جوڑوں کا درد لیکن یہ جان لیوا نہیں تھیں۔ اسکے کولہوں کے درد نے اسے دوہرا کر دیا تھا اور اس کے دانت بھی خراب ہو چکے تھے۔ اور دانتوں کی خرابی کی وجہ سے اس کے مسوڑھوں میں بھی خرابی پیدا ہو گئی تھی۔

تحقیق کرنے والے کہتے ہیں کہ کیا ان بیماریوں کے باوجود وہ اپنے آپ کو خدا کہہ سکتا تھا۔ یعنی ان کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے دوسرے لوگوں نے اسے خدا کہنا شروع کر دیا ہو۔ یہ تحقیقات کرنے والوں کا خیال ہے۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ اپنے آپ کو اتنا بڑا سمجھتا تھا کہ گویا وہ خدا ہی ہے۔ اور وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ اسے موت کبھی نہ آئے اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ رہے چنانچہ اس نے کوشش کی کہ باقی تمام فرعونوں سے وہ کچھ زیادہ حاصل کرے جو انہیں حاصل تھا۔

بائبل کی تقسیم

"فوکس" اپنے اکتوبر ۱۹۹۰ء کے شمارے میں ایکومینیکل پریس سروس کے حوالے سے اطلاع دیتا ہے کہ ہارس لینز گرین۔ انگلینڈ میں پہلی بار بارہ ایسی تنظیموں کی متحدہ کانفرنس ہوئی ہے۔ جو بائبل کا ترجمہ کرتی ہیں۔ اور اسے دنیا بھر میں تقسیم کرتی ہیں۔ اس کانفرنس میں حاضرین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی گئی کہ اس کام میں زیادہ توجہ صرف کی جائے۔ انہوں نے آپس میں جو فیصلے کئے ان میں سے ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ مل جل کر کام کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ الگ الگ ایک ہی کام نہیں کیا جائے گا۔ جس سے عام طور پر وقت محنت اور روپیہ ضائع جاتا ہے اور اس لئے آپسمیں مقابلے بھی نہیں کئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ حبشہ اور فلپائن میں ان پڑھ لوگوں تک پہنچنے کے لئے متحدہ کوششیں کی جائیں۔ ایک بیان میں جس پر سب نے دستخط کئے۔ اس تشویش کا اظہار کیا گیا کہ بہت سے عیسائی مشن ٭ کام تو جاری رکھتے ہیں۔ لیکن بائبل کی تقسیم ان کے پروگرام میں شامل نہیں ہوتی۔ حالانکہ ان کے کارکنوں کو بائبل اپنے پاس رکھنے اور دوسروں کو دینے کے بہت سے فوائد ہیں۔

جن ایجنسیوں نے اس کانفرنس میں شرکت کی ان میں یونائیٹڈ بائبل سوسائیٹز۔ وک لف بائبل ٹرانسلیٹرز، اوپن ڈورز لونگ بائبل انٹرنیشنل، سکرپچر یونین، بائبل لیگ، انٹرنیشنل بائبل سوسائیٹی، بائبل فار دی ورلڈ، السٹی ٹیوٹ فار بائبل ٹرانسلیشن، لیوتھرن بائبل ٹرانسلیٹرز ایونجل بائبل ٹرانسلیٹرز اور پانیر بائبل ٹرانسلیٹرز شامل تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائیبل کا نیا ترجمہ

"فوکس" نے اے پی۔ ایس بلیٹن کے حوالے سے اپنے قارئین کو بتایا ہے کہ سالہا سال کی تگ و دو کے بعد بائیبل کا ایک ایسا ترجمہ پیش کیا گیا ہے جس میں جنسی تمیز کا کوئی ذکر نہیں یعنی ایسی اصطلاحات جو مذکر کے لئے استعمال کی جائیں یا ایسی اصطلاحات جو بہت پرانی ہو چکی ہیں ان کو نکال دیا گیا ہے۔ یہ بائیبل امریکہ کے پروٹسٹنٹ تنظیموں کے گرجوں میں استعمال کی جائے گی۔ اس ترجمے میں موجودہ دور کی انگریزی مدِنظر رکھی گئی ہے۔ اور ایسے الفاظ جو اب متروک ہیں مثلاً تو کی بجائے تو کا ترجمہ THOU اور THEE جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ زیادہ سمجھے نہیں جاتے یا زیادہ آسانی کے ساتھ استعمال نہیں کئے جاتے انہیں بدل دیا گیا ہے

اگرچہ عیسائی بنیاد پرستوں نے اس بات پر اعتراض کیا ہے۔ ایسا اس لئے ہوا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس ترجمے نے بہت سی تبدیلیوں کو اپنے اندر سمویا ہے۔ خدا کے لئے مذکر ہی کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس نئی بائیبل میں خدا کو ہمارا باپ کہا گیا ہے جبکہ یسوع مسیح کے متعلق ابن آدم کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ نیشنل کونسل آف چرچز کے مترجموں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ خدا کے علاوہ دوسرے مذکر صیغے تبدیل کر دئے جائیں۔ اس میں یہودی اور عبرانی ابتدائی بائیبلوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر متی میں جہاں یہ کہا گیا ہے کہ آدمی صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتا وہاں اب نئے ترجمے میں آدمی کا لفظ اڑا کر کوئی شخص کر دیا گیا ہے۔ کوئی شخص روٹی کے بغیر زندہ نہیں رہتا۔ تاکہ آدمی اور عورت کا فرق مٹایا جائے۔ جن لوگوں نے اس ترجمے کی سرپرستی کی ہے ان کا خیال ہے کہ ان کا یہ نیا بچہ یعنی ترجمہ آخر کار ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن جسے آر۔ ایس۔ وی کہتے ہیں اور جو سب سے زیادہ مقبول ہے اس کی جگہ لے لے گا۔ یہ آر ایس وی پروٹسٹنٹ تنظیموں میں ۱۹۵۲ئ سے مقبول ہے جب یہ ترجمہ کیا گیا تھا۔ جہاں تک آر۔ ایس۔ وی کا تعلق ہے اسے کنگ جیمز ورشن جو ۱۶۱۱ء میں کیا گیا تھا کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ اور یہ ۱۶۱۱ والا ترجمہ بہت سی تبلیغی عیسائی تنظیموں کے لئے انتہائی معیاری ترجمہ ہے۔ بعض تنظیموں کا تو یہ خیال ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء کردہ ترجمہ ہے۔ اب جو ترجمہ کیا گیا ہے جس کا نام نیو ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورشن رکھا گیا ہے۔ کئی مہینوں سے کتابوں کی دکانوں کی شیلف پر پڑا ہے اور کئی مہینے وہاں پڑا رہنے کے بعد اسے متعدد عیسائی تنظیموں نے اپنایا ہے۔ جس تقریب میں اسے تسلیم کیا گیا اس میں پروٹسٹنٹ ایسٹرن آرتھاڈاکس، کیتھولک اور یہودی عیسائی موجود تھے۔

تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس ترجمے کی خاص پذیرائی ہوئی ہے۔ کیونکہ اسے پروٹسٹنٹ آرتھاڈاکس اور رومن کیتھولک مذہبی اداروں نے قبول کر لیا ہے۔ اس ترجمے میں مذکر سے تعلق رکھنے والے الفاظ بھی نکالے گئے ہیں اور اسی طرح سیاہی سے تعلق رکھنے والے الفاظ بھی۔ مثلاً کہا گیا ہے۔ سیاہ فام اور خوبصورت بجائے اس کے کہ یہ الفاظ ہوتے تاریک لیکن اچھا لگنے والا جس کا مطلب یہ سمجھا جاتا تھا کہ تاریک خوبصورت نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر۔ اسی طرح بعض اور اصطلاحات جو مقامی کہلا سکتی تھیں اور جن کا رواج ۱۹۵۲ کے بعد ہوا تھا وہ بھی نکال دی گئی ہیں۔ مثلاً غزل الغزلات (۵:۹) میں پہلے یہ تھا کہ میں تمہارے گھر سے کوئی بیل قبول نہیں کروں گا۔ اب اسے یوں کر دیا گیا ہے۔ میں قبول نہیں کروں گا۔ تمہارے گھر سے ایک بیل۔

اس ترجمے کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ لوگ اسے کس طرح اور کتنا استعمال کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں اور بہت سی تنظیموں نے الگ الگ ان کی پذیرائی کی ہے لیکن آہستہ آہستہ ان کی پذیرائی کم ہوتی چلی گئی۔ آج کل ایسا ہو رہا ہے کہ عوام الناس میں سے بہت سے لوگ ایک ترجمے کو چھوڑتے ہیں اور دوسرے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی اس بات پر منحصر ہے کہ وہ بائیبل کو صرف گھر پر پڑھنا چاہتے ہیں یا اجتماعی عبادت کے وقت۔

یہ ساری خبر اے۔ پی۔ ایس۔ بلیٹن سے لے کر فوکس نے شائع کی ہے۔

منشیات کی روک تھام

گذشتہ روز ۲۶ جون کو پاکستان سوسائٹی نے منشیات کے خلاف عالمی دن کے سلسلہ میں ہر شخص کو منشیات کے نتائج سے آگاہ کرنے کے لئے پروگرام ترتیب دیئے۔ اس موقعہ پر جیسا کہ پہلے ایک اخباری بیان میں کہا گیا تھا سیمینار "ورک شاپ" شو مختصر دورانئے کے کھیل اور تصاویر کی نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سب چیزیں منشیات کے نتائج سے تعلق رکھنے والی تھیں۔ اسی طرح یہ انتظام بھی کیا گیا کہ ۲۴ گھنٹے ہر لمحہ جب کوئی چاہے ٹیلیفون پر اس سلسلے میں مشورہ کرے۔ اپنے متعلق بھی اور اپنے کسی دوست کے متعلق بھی جو نشے کا عادی ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو۔ ذاتی طور پر ملاقات کا بھی انتظام کیا گیا تاکہ ایسے لوگ مل کر مشورہ حاصل کریں۔ اس موقعہ پر صدر مملکت نے پیغام دیتے ہوئے کہا کہ منشیات کا خطرہ ایک نہایت الجھا ہوا عالمی مسئلہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت کی پالیسی یہی ہے کہ ہر ممکن طریق سے منشیات کا خاتمہ کیا جائے۔ اس موقعہ پر ایئر مارشل فاروق ایف خان، ڈاکٹر عبد القدیر خان اور الزبتھ جونز جو امریکی سفارت خانے کی چارج ڈی افیئرز ہیں نے اپنے پیغامات میں منشیات پر پریشانی کا اظہار کیا۔

راز داری کی بات

میرے ایک عزیز کہنے لگے کہ آپ کو ایک بات بتاتا ہوں۔ لیکن آپ فلاں عزیز سے نہ کہیئے گا۔ میں نے کہا میں تو کہوں گا۔ کہنے لگے یہ کیا بات ہوئی۔ میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کو یہ بات بتا رہا ہوں۔ لیکن آپ فلاں عزیز کو نہ بتائیے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں بتاؤنگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اس عزیز کو نہ بتاؤں تو پھر آپ میری بات بتائیے اور یہ کہ مجھ کو ہی نہ بتائیے۔ کہنے لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ کو تو میں بتانا چاہتا ہوں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ بات آگے نہ بڑھے۔ آپ فلاں عزیز کو یہ بات ہرگز نہ بتائیں میں نے جب انکی بات سنی تو مجھے دو چھوٹی بچیوں کی بات یاد آگئی جو ایک عرصہ ہوا میں نے ایک رسالے میں پڑھی تھی۔ دو چھوٹی بچیاں آپس میں گفتگو کر رہی تھیں تو ایک دوسری سے کہہ رہی تھی راز کی بات ہے بتانا نہیں کسی کو۔ دیکھو میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ بتانا نہیں کسی کو۔ تو دوسری نے پوچھا حمیدہ سے بھی نہیں۔ کہنے لگی حمیدہ کو تو بے شک بتا دینا اور رشیدہ کو بھی نہیں کہنے لگی۔ رشیدہ کو بھی بے شک بتا دینا اور عزیزہ کو بھی نہیں۔ کہنے لگی عزیزہ کو بھی بتا دینا۔ لیکن اور کسی کو نہ بتانا۔ سمجھ لیا نا اور کسی کو نہ بتانا۔ یہ بات راز داری کی بات ہے۔

دوسرے کی بات سننا

کیا ہم زیادہ سننا چاہتے ہیں یا بولنا چاہتے ہیں۔ اگر اس بات کا اندازہ لگانا ہو تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ لوگ بات کس طرح کرتے ہیں اور سننے والے کس طرح سنتے ہیں۔ بسا اوقات آپ دیکھیں گے کہ بات کرنے والے نے ابھی بات شروع ہی کی تھی اور وہ مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ دوسرے شخص نے کہہ دیا کہ ہاں ہاں میں سمجھ گیا ہوں۔ گویا کہ وہ اسے زیادہ بولنے کی اجازت نہیں دینا چاہتا تھا اور اسے یہ محسوس کروانا چاہتا تھا کہ جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو وہ میں سمجھ گیا ہوں حالانکہ وہ جو کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ بالکل اسکے برخلاف تھا جو دوسرے شخص نے سمجھا کہ وہ کہنا چاہتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ انسان چاہتا تو یہ ہے کہ وہ بولے لیکن دوسرا شخص اسے زیادہ بولنے نہیں دیتا۔ اور وہ زیادہ سنتا بھی نہیں۔ اگر وہ سننے کا عادی ہوتا تو بولنے والے کو بولنے دیتا۔ لیکن ادھر اس نے بولنا شروع کیا۔ ادھر اس نے کہہ دیا میں نے سن لیا ہے۔ ٹیلیفون کے متعلق اسی قسم کے لطائف مشہور ہیں کہ ادھر آپ نے بات شروع کی اور کہا " am و" یعنی میں میری طبیعت اور دوسرے نے فوراً جواب دینا شروع کر دیا بہت اچھا۔ بہت اچھا میں سمجھ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت سے رکھے۔ صحت سے رہنا ہی اچھی بات ہے حالانکہ وہ کہنا یہ چاہتا تھا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور سننے والے نے جلدی سے یہ سمجھا کہ وہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں۔ ان باتوں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ انسان کی خواہش تو یہ ہے کہ وہ زیادہ بولے۔ اور اگر اسے زیادہ بولنے کا موقعہ مل جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک سننے کا تعلق ہے دوسرا شخص بات سنتے ہی یہ کہہ دینا چاہتا ہے کہ میں نے بات سمجھ لی ہے۔ بس اب آپ بات کیا تائید کر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

کپاس کی فصل

جڑی بوٹیوں کی تلفی کے طریقے

غیر کیمیاوی طریقے

۱- فصلوں کا ہیر پھیر جڑی بوٹیوں کی تعداد کم کرنے میں فصلوں کا ہیر پھیر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یعنی ہم ایک کے بعد دوسری ایسی فصل لائیں جو جڑی بوٹیوں کا بہتر طور پر مقابلہ کر سکے۔ مثلاً جس کھیت میں برو گھاس زیادہ ہو وہاں ہم مونجی کی فصل کاشت کریں۔ تو برو کی تعداد کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اٹ سٹ والے کھیتوں میں گرمیوں کا چارہ کاشت کرنے سے اٹ سٹ اگر بطور چارہ استعمال ہونے سے بار بار کٹتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ اس کی تعداد کم ہوتی رہتی ہے۔

۲- پودوں کی تعداد فی ایکڑ پودوں کی فی ایکڑ تعداد کو بھی خاصی اہمیت حاصل ہے۔ کھیت میں پودوں کی تعداد پوری ہونے سے خالی جگہ کم سے کم رہ جاتی ہے اور اس طرح جڑی بوٹیوں کو پھلنے پھولنے کے لئے مناسب ماحول مہیا و میسر نہیں آتا۔ نیز اگر شرح بیج فی ایکڑ بڑھا دی جائے تو بہتر نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ اس طرح ابتدائی مراحل میں فصل کے پودوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے جو جڑی بوٹیوں کا بہتر طور پر مقابلہ کرتے ہیں۔ بعد ازاں ضرورت کے مطابق ان کی چھدرائی کر کے مطلوبہ تعداد برقرار رکھی جا سکتی ہے۔ اس طرح صحت مند پودوں کا چناؤ فصل کے لئے نیک فال ثابت ہوتا ہے جو بعد میں بہتر طور پر جڑی بوٹیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

۳- کپاس کی فصل میں اگر پہلا پانی دیر سے لگایا جائے تو جڑی بوٹیاں کم اگتی ہیں اور اگر اس کے ساتھ دو تین خشک گوڈیاں دے دی جائیں۔ یا پھر ترپھالی چلائی جائے تو جڑی بوٹیوں کی تعداد مزید کم ہو جاتی ہے۔

۴- کھیت کو خالی چھوڑنا اگر کھیت کو خالی چھوڑ کر مٹی پلٹنے والا ہل چلایا جائے اور اس کے بعد خوب دھوپ لگے تو جڑی بوٹیوں کی تعداد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مگر مشینی دور میں ایسا ممکن نہیں

۵- مخلوط کاشت مخلوط کاشت کا طریقہ بعض اوقات کافی حوصلہ افزا ثابت ہوتا ہے۔ اگر کپاس کی فصل کی لائنوں کے درمیان کوئی دوسری فصل کاشت کر دی جائے تو خالی جگہ رک جاتی ہے۔ اور جڑی بوٹیوں کو پھولنے پھلنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ اضافی فصل بھی حاصل ہو جاتی ہے یہ فصل ایسی ہونی چاہیئے۔ جو دو تین ماہ میں مکمل ہو جائے۔ اور اس کے لئے اضافی اخراجات کی چنداں ضرورت نہ ہو۔ اس کی بڑھوتری کی رفتار بھی تیز ہونی چاہیئے۔ چونکہ جڑی بوٹیاں ابتدائی مراحل میں زیادہ نقصان دیتی ہیں۔ اس لئے اگر ابتدائی دور میں اس قسم کی فصل کاشت کی جائے تو جڑی بوٹیوں کی تعداد کافی کم ہو سکتی ہے۔

کیمیاوی طریقے

اگر جڑی بوٹیوں کی تعداد اندازاً ۳۰ فیصد سے کم ہو تو غیر کیمیاوی طریقے کافی کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر ان کی تعداد زیادہ ہو تو پھر کیمیاوی زہروں کا استعمال ناگزیر ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے تو محکمہ زراعت کے عملہ سے رجوع کیا جائے جو مختلف کیمیاوی زہروں میں سے جو کہ مختلف کمپنیوں کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں آپ کی فصل کے مناسب حال دوائی کی سفارش کرے گا جس کو آپ ان کی ہدایات اور نگرانی میں استعمال کر کے اس مصیبت سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے اپنی فصل کا حال احوال لکھ کر آپ ڈائریکٹر ایگزانومی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد سے رجوع کریں جو آپ کو اس معاملہ میں ہر قسم کی مدد بطور ہدایات و لٹریچر مہیا کریں گے۔

بہر حال ان زہروں کو استعمال کرتے وقت یہ مدنظر رہے کہ ان کا کم یا زیادہ استعمال مضر ہوتا ہے۔ اس لئے جو مقدار سفارش کی جائے وہی استعمال کرنی چاہیئے۔ سپرے کرتے وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں یا کسی حصۂ جسم پر زخم نہ ہوں۔ محلول تیار کرتے وقت دستانے پہن لینے چاہئیں۔ اور کسی جگہ بھی دوہرا سپرے نہ ہو اور نہ ہی کوئی جگہ خالی رہنی چاہیئے۔ سپرے کرنے والے آدمی کو خالی پیٹ سپرے نہیں کرنا چاہیئے۔ اور سپرے صبح شام ٹھنڈے موسم میں کیا جائے۔

ان زہروں کو محکمانہ سفارش کے مطابق استعمال کریں۔ دوا استعمال کرنے سے پہلے لیبل پر لکھی ہوئی ہدایات غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔ ان کو کھاد یا کیڑے مار ادویات کے ساتھ ملا کر سپرے نہ کریں۔ سپرے ہمیشہ تر و تر میں اور ٹھنڈے وقت میں کی جائے۔ بہتر ہو گا کہ سپرے شام ۴ بجے کے بعد سے شروع کی جائے۔ وتر جتنا اچھا ہو گا اتنے ہی بہتر نتائج حاصل ہوں گے خالی ڈبوں کو دوبارہ استعمال نہ کریں بلکہ انہیں جلا دیں یا گہری زمین میں دبا دیں جہاں کوئی فصل کاشت نہ ہوتی ہو۔

ایمرجنسی کی صورت میں فوراً اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

بقیہ: صـ ۳ سے آگے

کو اتنا عرصہ پہلے اس طرف توجہ دلائی گئی تھی اور انہیں بتایا گیا تھا کہ ایسی ایجاد ہونے والی ہے تو جس خدا نے اپنے بندوں کو اس ایجاد کی توفیق دی وہ لوگوں کو اس سے بچانے کا بھی کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر دے گا۔

مجھے بھی ایک دفعہ ایک گیس کے متعلق خبر دی گئی تھی چنانچہ میں نے رویا میں دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں بیٹھا ہوا ہوں کہ کسی شخص نے ایک گیس پھینکی۔ میں نے اس گیس کو سونگھ کر کہا کہ اس میں سے تو کلورین کی بو آرہی ہے۔ اور پھر اس کا خیال کرتے ہی میں باہر کی طرف بھاگا۔ آنکھ کھلنے کے بعد میں نے بعض سائنس دانوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ بیہوش کرنے والی گیس بھی کلورین سے ہی بنتی ہے۔ مگر میں نے جو خواب میں گیس دیکھی تھی وہ عارضی بے ہوش کرنے والی تھی۔ اس کے بعد مجھ پر سے بھی اثر جاتا رہا اور دوسرے لوگوں پر بھی کوئی اثر نہ رہا۔ اس رویا سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ جن کے نتیجہ میں دشمن پر فوقیت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اور عام تباہی بھی نہیں آئے گی۔ مگر اس کا ذریعہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے اور دعاؤں سے اس کی مدد اور نصرت حاصل کی جائے۔

۱۹۵۵ء میں جب میں بیماری کے علاج کے سلسلہ میں یورپ گیا تو جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے میرے اعزاز میں ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں لنڈن کے میئر، پاکستان کے ہائی کمشنر، پارلیمنٹ کے ممبر اور کئی سربرآوردہ لوگ شامل ہوئے۔ میں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے یوروپین باشندوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ایٹم بم کی ایجاد کی وجہ سے آج کل لوگوں کے دلوں میں بڑی گھبراہٹ پائی جاتی ہے اور وہ حیران ہیں کہ آئندہ دنیا کی سلامتی کی کیا راہ ہو گی۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ ایٹم بم کا علم آج سے بیس سال پہلے کہاں تھا۔ اس وقت تو کسی کو پتہ بھی نہیں تھا کہ ایسی ایجاد ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر علوم نے ایسی ترقی کی کہ ایٹم بم نکال لیا گیا۔ اب جس خدا نے اپنے بندوں کو ایٹم بم بنانے کا علم دیا ہے کیا وہ اس کا توڑ پیدا نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا میں تو ایک مذہبی آدمی ہوں۔ اور مذہبی آدمی ہونے کی وجہ سے اگر مجھ سے کوئی سوال کرے کہ آیا ایٹم بم کے نکلنے کے بعد کوئی اس کا توڑ بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں۔ تو میرا جواب یہی ہو گا کہ ہاں۔ ایٹم بم کا علم خدا نے ہی اپنے بندوں کو دیا ہے۔ اور اگر وہ کسی وقت اپنے بندوں کو اس کا توڑ بھی سمجھا دے۔ تو اس کے فضل سے یہ کوئی بعید بات نہیں۔ مگر اس فضل کے حصول کا یہی طریق ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے اور اس سے دعائیں مانگی جائیں اور اس امر پر یقین رکھا جائے کہ ایٹم بم کا نکالنے والا خدا اس کا کوئی نہ کوئی توڑ بھی پیدا کر دے گا۔ اور دنیا کے امن کا سامان پیدا فرما دے گا۔

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

دیں۔ حالانکہ اس نے بات سنی بھی نہیں اور سمجھی بھی نہیں اور ہو سکتا ہے جو کچھ اس نے سمجھا ہو وہ بالکل اس کے برخلاف ہو جو کہنے والا کہنا چاہتا تھا۔

"قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مختار احمد ناصر صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی بچی چند دنوں سے شدید بیمار ہے۔

○ محترم غلام رسول صاحب آف خلیل آباد سندھ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں کمزوری بہت ہے۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد خورشید صاحب کا دل کے بائی پاس کا کامیاب اپریشن ۲۷ جون کو امریکہ میں ہوا ہے۔ وہ ابھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز مکرم مسعود خورشید صاحب بھی اپنی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم میاں غلام احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار (ریٹائرڈ) کے داماد مکرم بشیر الدین محمود صاحب اور انکی بیٹی فریدہ صاحبہ نیز انکی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔

○ عزیز عبدالحفیظ صاحب ولد عبداللطیف صاحب مکڑوال علیل ہیں۔

○ عزیزہ آسیہ بنت محمد آمین صاحب دارالنصر غربی ربوہ عرصہ سے علیل ہیں۔

○ مکرم سردار مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

○ مکرم محمد جمیل صاحب صدر مجلس انصار اللہ ڈنمارک نے اطلاع دی ہے کہ ان کی بچی عزیزہ حمیرا جمیل صاحبہ نے ہائی سکول میں سارے سکول میں امتیازی پوزیشن حاصل کی ہے اور اب کالج میں سائنس کے مضمون میں داخلہ کا ارادہ ہے۔ دوسری بچی جس کا نام عزیزہ سارہ ناہید جمیل ہے۔ کالج کے دوسرے سال میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئی ہے تیسرا سال فائنل ہے۔ ان کا بیٹا عزیزم خرم جمیل آٹھویں کلاس میں امتیازی پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہوا ہے۔

○ مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ اپنے چھوٹے بھائی طفیل احمد خاں کیلئے جنہوں نے میٹرک کا امتحان ۵۹۶/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے "A" گریڈ میں پاس کیا ہے۔ اور چھوٹی بہن صاعقہ سلطان کے لئے جو آٹھویں کے امتحان میں اپنی کلاس میں اول آئی ہیں۔

احباب کرام ان سب بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

○ آج کل مختلف کورسز کے فائنل امتحانات ہو رہے ہیں۔ احباب تمام احمدی طلباء اور طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: مکرم ناصر احمد صاحب ابن قاسم علی صاحب آف کھرڑیانوالہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب آف کھرڑیانوالہ بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر مکرم مشہود احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۱۵ جون ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال: محترمہ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب آف گوٹھ خلیل آباد سندھ بعمر ۶۵ سال بقضائے الٰہی ۲۲ اور ۲۳ جون کی درمیانی شب ایک بجے رات وفات پاگئیں۔ عید کے روز ۵ بجے شام مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب سابق مینجر بشیر آباد اسٹیٹ مورخہ ۲۵ جون بروز منگل شام چار بجے مختصر علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ موصوف خدا کے فضل سے موصی تھے تاہم بعض مشکلات کی وجہ سے فوری طور پر ان کا جنازہ ربوہ نہ لایا جاسکا اور بشیر آباد میں ہی انہیں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔

○ مکرم میاں غلام محمد صاحب ڈھلو ساکن امیر پارک گوجرانوالہ شہر جو کہ مکرم محمد افضل صاحب منیر سیکرٹری رشتہ ناطہ گوجرانوالہ کے والد محترم تھے۔ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۹۱ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ نماز عشاء کے بعد مکرم محمد یٰسین صاحب ربانی مربی ضلع نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مظفر احمد صاحب منصور مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

○ حافظ عبدالمالک صاحب ابن سیٹھ اللہ جوایا صاحب۔ حسین آگاہی ملتان داماد بابو برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۳ جون ۱۹۹۱ء بروز اتوار رات ۹ بجے عیدالاضحیٰ کو حرکت قلب بند ہو جانے کیوجہ سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ دوسرے دن امیر جماعت احمدیہ شفیق احمد صاحب نے صبح ۷ بجے پڑھائی اور تدفین احمدیہ قبرستان ملتان میں ہوئی۔ اور دعا بھی امیر صاحب نے کروائی۔ احباب سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

المناک حادثہ

○ مکرم محمد مستقیم صاحب جو جرمنی میں مقیم ہیں کی بیٹی عزیزہ فاطمہ مستقیم بعمر ۱۰ سال مورخہ ۲۷ مئی ۹۱ء کو سڑک عبور کرتے ہوئے ایک ہیوی ٹرک کے ساتھ ٹکرا کر موقعہ پر ہی وفات پاگئی۔ بچی کے والدین کو جن کی اس بچی کے علاوہ کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس المناک حادثہ کے نتیجہ میں ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم محض اپنے فضل وکرم سے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ بچی کی تدفین جرمنی ہی میں کر دی گئی ہے۔

تلاش گمشدہ

○ ایک لڑکا جس کا نام طاہر الطاف ہے عمر ۲۰ سال رنگ گندمی ذہنی طور پر کمزور ہے۔ بول نہیں سکتا۔ لیکن سن سکتا ہے۔ اشارہ کر سکتا ہے۔ دائیں ہاتھ کی مٹھی بند رکھتا ہے، دایاں ہاتھ اور پاؤں فالج زدہ ہے۔ ایڑیاں اٹھا کر چلتا ہے۔ سیاہ رنگ کے بوٹ اور سیٹی رنگ کی شلوار قمیص پہنے ہوئے ہے۔ ۲۶ جون ۱۹۹۱ء صبح ۱۰ بجے احاطہ کچہری خانیوال سے گم ہوا ہے جس صاحب کو اس بارے میں کوئی علم ہو یا اسے کہیں ملے وہ درج ذیل پتہ پر مطلع کرے یا پہنچا دے۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

ملک الطاف حسین وینس ماشاہدہ جنرل سٹور سٹی پلازہ کبیروالا ضلع خانیوال۔
قیصر کلاتھ ہاؤس فون ۲۳ پی پی۔
محمد اسماعیل کریانہ مرچنٹ فون ۴۷ پی پی

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

فری کوچنگ کلاس کی تقریب افتتاح

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے شعبہ امور طلباء کے تحت مورخہ ۲۸ جون ۱۹۹۱ء کو جامعہ احمدیہ ہال میں جماعت نہم، دہم گیارہویں، بارہویں کے لئے فری کوچنگ کلاس کا افتتاح ہوا۔ تقریب شام چھ بجے شروع ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی احمدی طلباء کے سرپرست محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) تھے۔ اس تقریب میں ۲۰۰ طلباء کے علاوہ والدین نے بھی شرکت کی۔ تقریب کے آغاز میں ناظم امور طلباء مکرم داؤد احمد جاوید صاحب نے حاضرین سے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا اور باقاعدہ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ سلمان صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمد افضل صاحب (انچارج دفتر فری کوچنگ کلاس) نے پڑھی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے امسال بورڈ کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء عطاء المنان اور مبشر احمد کو انعامات دیئے۔ اس کے بعد جناب مہمان خصوصی نے اپنے مختصر مگر بڑے پر اثر خطاب میں طلباء پر زور دیا کہ وہ بھرپور دلچسپی سے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے کسی بھی شہر میں آپ کو ایسی مثال نہیں ملے گی کہ محض خدا کی رضا کی خاطر کوئی تنظیم طلباء کی اس طرح خدمت کرے یہ سعادت صرف اور صرف خدام الاحمدیہ کو حاصل ہے کہ یہ بڑی محنت سے اس کلاس کا انعقاد کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ سال نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے صرف دو چار نہ ہوں بلکہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو پھر آپ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشاد 'میرے ماننے والے علم و معرفت میں دوسرے فرقوں پر کمال حاصل کریں گے' پر روشنی ڈالی۔

افتتاحی تقریر کے بعد ناظم صاحب امور طلباء نے طلباء کو بتایا کہ نویں اور دسویں جماعت کی تدریس کا انتظام نصرت جہاں اکیڈمی میں کیا گیا ہے اور انٹر کی کلاسز کی تدریس کا انتظام جامعہ احمدیہ کی عمارت میں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جناب مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور تقریب اختتام کو پہنچی۔

واضح رہے کہ اس کلاس میں ربوہ سے باہر کے طلباء بھی شرکت کر رہے ہیں اس سال ابتدائی رجسٹریشن ۳۲۵ تھی جو ایک ریکارڈ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱ سے آگے

بہاؤالدین کے افراد نے مسلسل دن رات بے حد محنت اور دلی لگن سے کام کیا۔ حادثے کے زخمیوں کو ربوہ پہنچاتے اور پھر لاشوں کی تلاش کے سلسلہ میں دن رات ایک کر کے کام کرتے رہے۔ لاشوں کی تلاش کی مہم جو تقریباً ۱۲ دن جاری رہی۔ اس میں افراد جماعت نے نہر کے کنارے کیمپ قائم کیا۔ اور دن رات نہر کی نگرانی کر کے اور دیگر ذرائع بھرپور کوشش سے استعمال کر کے لاشوں کی تلاش کا کام مکمل کیا۔ اس ضمن میں قائد ضلع گجرات مکرم عزیز الحق رامے صاحب نے غیر معمولی محنت اور لگن سے خدمات انجام دیں۔ ان کے علاوہ شوگر مل کی انتظامیہ اور جماعت نے خاص طور پر خدمت کا حق ادا کیا۔ اس ضمن میں بہت سے افراد جماعت اور خدام نے خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ مکرم امیر صاحب ضلع گجرات اور امیر صاحب جہلم شہر کے علاوہ انتظامیہ چپ بورڈ فیکٹری جہلم نے بھی قابل قدر تعاون پیش کیا۔ جماعتی نظام کے تحت ماہر غوطہ خوروں کا انتظام کیا گیا۔ موٹر بوٹس کی فراہمی ہوئی۔ ایک لمبے علاقے کی مسلسل نگرانی کے بعد لاشیں دستیاب ہو سکیں۔ موضع رسول کے جملہ افراد نے بھی بے حد ہمدردی اور جانفشانی سے مصیبت زدہ افراد کی خبر گیری کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ اور اس حادثہ کے دکھی افراد کو صبر جمیل عطا کرے۔ حادثہ کے بعد مانسہرہ کے جو احباب دارالضیافت میں مقیم تھے وہ ۱۱ جولائی کو اپنے اپنے علاقوں میں روانہ ہو گئے ہیں۔ مکرم فقیر محمد صاحب جو اس حادثے میں زخمی ہوئے تھے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دانتوں کا معائنہ مفت

احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

اوقات کار: ۴½ شام تا ۸½ بجے

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

ملکی خبریں

○ پٹرولیم کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے بتایا ہے کہ حکومت نے امن و امان کے مسئلے پر اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال "الذوالفقار" کے تمام سزا یافتہ ارکان کی گرفتاری کا فیصلہ نہیں ہوا۔

○ ۶ ماہ گزر جانے کے باوجود خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہو سکنے پر ڈی نیشنلائزیشن پالیسی میں تبدیلی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں سرمایہ کاروں کے لئے نئی سہولتوں کی پیشکش کی گئی ہے۔

○ وفاقی حکومت نے شریعت کے نفاذ کے لئے ایک بارہ رکنی کمیشن تشکیل دیا ہے۔ جو ملک میں معاشی نظام کو اسلام کے مطابق ڈھالنے کے لئے اپنی سفارشات پیش کرے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ امن و امان کا مسئلہ حکومت کی فہرست میں اولیت رکھتا ہے۔ اور یہ مسئلہ تمام امور پر فوقیت حاصل کر چکا ہے۔ انہوں نے ذرائع ابلاغ سے اپیل کی ہے کہ وہ جرائم پیشہ افراد کے خلاف حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کریں۔

○ سندھ نیشنل فرنٹ کے راہنما ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ اگر انہیں سندھ کی گورنری پیشکش کی گئی تو وہ اس پر غور کریں گے۔

○ صدر مملکت نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کا مقصد دہشت گردی تخریب کاری اور دوسرے گھناؤنے جرائم کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ مجسٹریٹوں اور پولیس افسروں کو بے انتہا اختیارات مل گئے ہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ موجودہ اسمبلیاں دھاندلی کی پیداوار ہیں۔ اس لئے قومی حکومت کا قیام ضروری ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد

مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری حریت پسندوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپوں کے نتیجہ میں دو افراد ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے۔ اننت ناگ میں بھارتی فوج پر کشمیری حریت پسندوں نے راکٹوں سے حملہ کر دیا۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور دو بھارتی فوجی زخمی ہو گئے۔ بارہ مولا میں ایک فوجی قافلے پر کشمیری حریت پسندوں نے حملہ کیا اور ۴ راکٹ پھینکے۔ بھارتی فوجیوں نے جوابی کارروائی کے طور پر ۱۱ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ بھارتی تیل کمپنی کے ایک سینئر افسر مسٹر سوامی جن کو حریت پسندوں نے اغواء کیا ہوا ہے ایک بیان میں کہا ہے کہ بھارتی فوجی مجھے تلاش نہیں کر سکتے۔ انہیں چاہیئے کہ حریت پسندوں کے مطالبات تسلیم کر لیں ورنہ میری زندگی خطرے میں ہے۔

○ چین اور سعودی عرب نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا مسئلہ جلد از جلد حل کیا جائے اور اسرائیل اپنے مؤقف میں لچک پیدا کرے۔ یہ بات چینی وزیر اعظم مسٹر لی پنگ کی سعودی شاہ فہد سے ملاقات کے بعد کہی گئی۔

۱۱ جولائی بہبود آبادی کا عالمی دن

○ پاکستان میں آبادی بڑھنے کی رفتار ساری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ یہ رفتار ۳٫۲ فیصد ہے۔

○ پاکستان میں ۱۳۴ افراد فی مربع میل رہتے ہیں۔

○ دیہاتوں میں ۷۸ فیصد اور شہروں میں ۲۲ فیصد لوگ رہتے ہیں۔

○ سب سے بڑا شہر کراچی ہے جس کی آبادی ۹۰ لاکھ ہے۔

○ ۱۵۳۵ افراد کے لئے ہسپتالوں میں صرف ایک بستر موجود ہے۔

○ ۲۱۳۷ افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہے۔

○ صرف ۶۶ فیصد آبادی کو پانی کی سہولت حاصل ہے۔

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مفت حاصل کریں۔

وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

ربوہ لاہور کراچی

فون ۶۰۶ ۶۰۷

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

• بے اولاد • نرینہ اولاد سے محروم • اٹھراء • بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴/۷۶۴۹۷، ۰۴۳۱، ربوہ فون ۰۴۵۲۴-۹۰۶

لاہور - قلعہ کالر والہ - ملتان - کراچی